بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم : منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۹/۲۴	۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۹ھ ۔ ۳ امان ۱۳۴۹ھش ۔ ۳ مارچ ۱۹۷۰ء	نمبر ۵۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہوجاوے کہ خدا ہے

جس قدر جرائم اور معاصی ہیں ان سب کی جڑ خداشناسی میں نقص ہے

"ہر ایک ہمارے پاس کسی نہ کسی ضرورت کے لئے آتا ہے مگر اصل میں بڑی ضرورت خداشناسی کی ہے۔ اسی کے نہ ہونے سے گناہ ہوتا ہے۔ کُتّا ایک ذلیل سے ذلیل جانور ہے مگر اس سے خوف زدہ ہو کر انسان راہ چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح جس راہ میں اسے علم ہو کہ سانپ یا بھیڑیا ہے تو اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ جب وہ ادنیٰ ترین جانوروں سے ڈرتا ہے تو کیا خدا کے وجود کا اسے اتنا بھی خوف نہیں کہ اس سے ڈر کر گناہ سے باز رہے۔ زہر اس کے سامنے ہو تو اُسے نہیں کھائے گا لیکن گناہ کو دیدہ دانستہ کر لے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں ہے حالانکہ مشاہدہ کرتا ہے کہ اُس نے ایک جہنّم یہاں بھی تیار کر رکھا ہے کہ جب کوئی بدکاری کرتا ہے تو اس کی سزا بھی ساتھ ہی پاتا ہے۔ جس کسی کی جہنّمی زندگی ہے وہ خوب محسوس کرلے گا۔ سچّی بات یہ ہے کہ جرائم پیشہ کو وہ کبھی نہیں چھوڑتا۔ جو شخص دلیری اور چالاکی سے گناہ کرتا ہے اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ یہ تو جسمانی طور پر گناہ کی سزا ہے لیکن رُوحانی طور پر بھی جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ جہنّم ہی ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ حیوانوں کی طرح کھا پی لیا اور عورتوں کے پاس ہو آیا۔ اگر اسی کا نام زندگی ہے تو بتلاؤ کہ حیوانوں میں اور اس میں کیا فرق ہے اور حیوانوں سے زائد قویٰ عقل و فکر وغیرہ کے خدا تعالیٰ نے اُسے کیوں دیئے۔ جو لوگ ان قویٰ سے کام نہیں لیتے ان کو خدا تعالیٰ اضلّ من الانعام قرار دیتا ہے۔ یہ اس لئے کہ اس نے قویٰ کو معطل کر دیا۔ بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ انسان کو حقیقی طور پر معلوم ہوجاوے کہ خدا ہے۔ جس قدر جرائم، معاصی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی جڑ خداشناسی میں نقص ہے، اسی نقص کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صہ ۲۳۱، ۲۳۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرم محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ رات ناساز ہوگئی تھی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

برادر محترم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید کے متعلق احباب کو علم ہے کہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد ایک حادثہ میں ان کی ٹانگ سخت زخمی ہوگئی اور اپریشن کر کے پاؤں کاٹنا پڑا۔ کٹی ہوئی ٹانگ کے بقیہ حصہ پہ ابھی ورم ہے اور اس پر پٹی خوب کس کر باندھی جاتی ہے تاکہ زخم خشک ہو جائے اور مصنوعی ٹانگ لگ سکے۔ رات کو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ کم از کم ایک ماہ مزید اسی طرح تکلیف میں گزرے گا۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب سے درخواست ہے کہ خاص دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور قدرت سے ہمارے مخلص بھائی کو جلد سے جلد شفا دے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

ماہوار رپورٹوں کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی ہے کہ بیشتر مجالس انصار اللہ دستورِ اساسی کے مطابق اپنے ہاں اجلاسوں کے انعقاد کا اہتمام نہیں کر رہیں۔ براہِ مہربانی اس کی پابندی فرمائیں اور ماہوار رپورٹوں میں قیادتِ عمومی کے کالم میں اس کا ذکر فرمایا کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قرآن پاک مکمل شریعت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ فخر قرآنِ مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اسی لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔"

(الحکم ۱۷۔ جنوری ۱۹۰۷ء)

"قرآنِ کریم کی عظمت ثابت ہوتی ہے کہ انسان کی کوئی ایسی دینی ضرورت نہیں جس کا پہلے سے ہی اس نے قانون نہ بنایا ہو۔"

(الحکم ۲۸۔ فروری ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ، امان ۱۳۴۹ ہش

اللہ تعالیٰ جہاں رحمٰن و رحیم ہے وہاں جبار و قہار بھی ہے

(۴)

قرآنِ کریم کی تعلیم مکمل ہے کہ حالات کے مطابق جس سے اصلاح ہوتی ہو بُرائی کا بدلہ برائی سے دیا جائے یا معاف کر دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (شوریٰ: ۴۱)

یعنی بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے۔ اور جو معاف کرے اور اصلاح کو مدنظر رکھے تو اس کو بدلہ دینا اللہ تعالیٰ کے ذمّہ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

یہی مکمل تعلیم ہے یعنی بدی کو اگر سزا سے روکنے سے اصلاح ہوتی ہو تو سزا دی جائے اور اگر معافی سے اصلاح ہوتی ہو تو معافی دے دی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ یہاں یہ بات صاف کر دی گئی ہے کہ اگر بدی کی سزا بھی دی جائے تو بدی کے برابر ہونی چاہیئے زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔ اور یہ بھی ایسی صورت میں کہ اس سے اصلاح مدنظر ہو۔ اکثر لوگ سزا کے بغیر اصلاح پذیر نہیں ہوتے۔ اگر ان کے ساتھ نرمی سے پیش آیا جائے تو وہ اَور بھی ظلم کرنے لگتے ہیں۔ اور اس طرح دنیا ظلم سے بھر جائے گی۔ اور اچھے انسان کے لئے ناقابلِ بُود و باش ہو جائے گی۔ البتہ اگر یہ یقین ہو کہ معاف کر دینے سے اصلاح ہو جائے گی تو معاف کر دینا چاہیئے۔ یہ تعلیم کتنی دانشمندانہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر سزا دینے سے بھی جرائم چلتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض قوموں میں بدلے کا اتنا رواج ہو چکا ہے کہ پُشت ہا پُشت تک دشمنی چلی جاتی ہے۔ اگر ایک شخص نے کسی کو قتل کر دیا ہے تو مقتول کا لڑکا قاتل کو یا اس کے لڑکے کو قتل کر کے بدلہ لیتا ہے۔ اور اسی طرح دوسرا فریق کرتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ ختم ہونے ہی میں نہیں آتا۔ اس طرح ہزاروں خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اصلاحِ حال کے لئے بدلہ لینا ہر وقت سُودمند نہیں ہے بلکہ معاف کر دینا بہتر ہوتا ہے۔ مگر ایسی صورت میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ نرمی کا ناجائز فائدہ نہ اُٹھایا جائے اس لئے "اصلاح" کی شرط لگائی گئی ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ غور کر لیا جاوے۔ ایک مومن کا کام ہے کہ محض جذباتی جوش سے کوئی کام نہ کرے بلکہ جو بھی کرے سوچ سمجھ کر کرے اور ہمیشہ اپنے پیشِ نظر "اصلاحِ حال" رکھے۔ کتنی اعلیٰ تعلیم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا دوسرے بندگانِ حق نے جو نرمی کی تعلیم دی ہے وہ خاص حالات کے پیشِ نظر دی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یہودیوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے جنہوں نے سختی کی عادت ڈال لی تھی۔ وہ کسی صورت میں معافی نہیں دیتے تھے اور تورات کو غلط سمجھ کر اِس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ دشمن سے نرمی کا سلوک ہرگز نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ظلم میں بھی زیادتی جائز ہے۔ اس طرح ظلم و ستم ان کی فطرت بن گیا ہوُا تھا۔ وہ سخت بے رحم ہو گئے ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پہاڑی وعظ میں نرمی کی تعلیم دی ہے لیکن انجیل میں ہی دوسرے مقامات پر فریسیوں اور یہودی علماء کی خوب خبر لی ہے اور ان کے ساتھ نرمی کی بجائے سختی کا سلوک کیا ہے۔ چنانچہ لوگوں کو نصیحت کی گئی کہ فریسیوں کی تعلیم کو تو مانو مگر ان کے سے اعمال اختیار نہ کرو۔ الغرض حضرت عیسٰی علیہ السلام یا آریہ رشیوں نے اگر نرمی کی تعلیم دی اور کہا ہے کہ

آہنسا پرمو دھرما

یعنی کسی کو ایذا نہ دینا بڑا دھرم ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ بدی کا سختی سے بدلہ لینے کے حق میں نہیں تھے۔ ایسی تعلیم صرف حالات کے مطابق ہی سمجھنی چاہیئے۔ چنانچہ گیتا میں جنگ و جدل کو بعض حالات میں لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور جب ارجن نے اس خیال کا اظہار کیا کہ مقابلہ میں اپنے ہی بھائی بند ہیں اس لئے لڑائی نہیں کرنی چاہیئے تو حضرت کرشن علیہ السلام نے اس کی سخت تردید کی اور کوروؤں کے ظلم و ستم کی وجہ سے ان کو سزا دینا اور ان سے لڑنا جائز قرار دیا۔

اگر یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ دنیا میں ظلم و ستم کو مٹانا نہیں چاہتا۔

افسوس ہے کہ معترضین نے قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم پر اور اللہ تعالیٰ کے قہار اور جبار اور مضل ناموں پر ناسمجھی سے اعتراض کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میں اگر یہ صفات نہ ہوتیں تو انسان اس دنیا کو جہنّم بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جیساکہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے بدلہ میں بھی ذرا سی زیادتی کی اجازت نہیں دیتا اسلئے ان ناموں کو سمجھنا کوئی بھی مشکل نہیں اور ان پر اعتراض کرنا قلّتِ عقل کا نتیجہ ہے۔

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اطاعتِ رسولؐ

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً بَلِیْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ: "اُوْصِیْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ، وَاِنَّهٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَیَرَى اخْتِلَافًا كَثِیْرًا فَعَلَیْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِیَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"۔

(ابوداؤد کتاب السنّة باب فی لزوم السنّة ص۶۳۵ ج۲ - ترمذی ص۹۲ ج۲)

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا اثرانگیز وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل ڈر گئے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! یہ تو آخری وعظ لگتا ہے آپؐ ہمیں کچھ وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالےٰ کے تقویٰ اور اطاعت اور فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں۔ خواہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ مقرر ہو جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ بڑے بڑے اختلاف دیکھے گا۔ تمہیں میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنّت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں کوئی نئی بات گھڑنا گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
الفضل
خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

۔ تقاریر ۔ تعلیم و تربیت ۔ تالیف و تصنیف ۔ ترجمۂ قرآن کریم لوگنڈی ۔ ۱۳ افراد کا قبولِ حق

از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج یوگنڈا

گزشتہ آٹھ ماہ میں احمدیہ مسلم مشن یوگنڈا کو تبلیغ اسلام اور احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کی جو توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے میسر آئی اس کی مختصر رپورٹ بغرض اطلاع و دعا احباب جماعت کے سامنے پیش ہے

تبلیغ ۔

خاکسار اپنی متعدد ذمہ واریوں کے باوجود انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے لئے کوشاں رہتا ہے ۔ اور جو موقعہ بھی میسر آتا ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے ۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ٹورورو کے قریب ایک علاقہ کا ایک سرکردہ مسلمان ملاقات کے لئے میرے پاس آیا ۔ خاکسار نے اسے تبلیغ کرتے ہوئے جماعت کے اندر شامل ہو کر اپنے علاقہ میں اسلام کو پھیلانے کی تحریک کی ۔ اس نے ہماری تبلیغ اسلام کی مساعی کو بہت سراہا اور وعدہ کیا کہ وہ اپنے علاقہ کے سرکردہ لوگوں سے مشورہ کر کے ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دے گا ۔ اور ایک جلسہ میں ہماری تقاریر کروائے گا ۔ اس نے ہمارے لٹریچر کی بہت تعریف کی ۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ہم لوگنڈا زبان میں اپنے ترجمۂ قرآن کریم کو جلد مکمل کریں ۔

یوگنڈا کے مشہور کیتھولک کسوبی کالج کا ایک مسلمان پروفیسر مجھے ملنے کے لئے آیا اور ایک گھنٹہ کے قریب اس سے میرا انٹرویو ہوا جس میں خاکسار نے اسے جماعت کے نظام ۔ جماعت کی مساعی اور آئندہ پروگرام کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں ۔ یہ شخص یوگنڈا میں اسلام کے متعلق کوئی کتاب لکھ رہا ہے ۔ اور اس ضمن میں باقی مسلم شیوخ کے علاوہ میرا انٹرویو بھی لینے آیا تھا اس کو کافی تعداد میں جماعت کا لٹریچر دیا ۔ جسے اس نے بڑے شوق سے لیا اور پڑھنے کا وعدہ کیا ۔

ایک روز جبکہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا ایک عیسائی افریقن پادری آیا ۔ یہ شخص S. D. A مشن سے تعلق رکھتا ہے ۔ میں نے جب اس سے الوہیت مسیح اور کفارہ پر گفتگو شروع کی ۔ تو یہ گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ میں آج تیاری کر کے نہیں آیا ۔ اس لئے پھر کسی روز تیاری کر کے آؤں گا ۔ روانگی سے قبل خاکسار نے اسے عیسائیت کے متعلق اپنا لٹریچر دیا ۔

ایک روز مکرم عبدالحی صاحب بٹ نے جنجہ کے بشپ سے ملاقات کے لئے وقت لیا ۔ اور پھر مجھے لیکر اس کے ہاں گئے ۔ اس سے ہم نے پوپ پال ششم کے دورہ یوگنڈا کے متعلق معلومات حاصل کیں ۔ اور پھر اسے اسلامی لٹریچر دیا ۔ جسے اس نے بخوشی قبول کیا ۔ اور پڑھنے کا وعدہ کیا ۔ میں نے اسے اپنے مشن میں آنے کی دعوت دی اور اس نے مشن میں آنے کا وعدہ کیا ۔

یوگنڈا کے پرائمری سکولوں میں ایک کتاب بنام Peoples and Lands of the World عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے ۔ جو ابھی تک بطور نصاب تو منظور نہیں ہوئی ہے ۔ تاہم اندیشہ ہے کہ آہستہ آہستہ کہیں یہ نصاب میں داخل نہ کر لی جائے ۔ مجھے گلو سے مکرم سید امتیاز احمد شاہ صاحب نے جو وہاں ایک پرائمری سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں لکھا کہ اس کتاب کے صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے کہ قرآن کے اندر وحی کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال بھی درج ہیں ۔ اس لئے وزارت تعلیم کو اس گمراہ کن صورتِ حال سے آگاہ کر کے اس پر احتجاج کیا جائے ۔ چنانچہ خاکسار نے ایک مفصل خط احباب جماعت کے مشورہ کے بعد وزیر تعلیم یوگنڈا کو بھجوایا ۔ اور اس کی کاپیاں پریس مسلمان ممبران پارلیمنٹ آف یوگنڈا ۔ مفتی یوگنڈا ۔ برطانیہ میں اس کتاب کے ناشرین ۔ امام مسجد لنڈن اور انچارج مبلغین تنزانیہ و کینیا کو بھجوائیں ۔ الحمدللہ کہ لنڈن سے اس کتاب کے ناشرین نے وعدہ کیا ہے کہ اگلے ایڈیشن میں وہ اس امر کی اصلاح ہماری مرسلہ ترمیم کے مطابق کر دیں گے ۔

باوجود اس کے کہ چوہدری محمود احمد صاحب پرنسپل بشیر ہائی سکول کمپالہ خود سکول کے کاموں میں بھی کافی مصروف رہتے ہیں ۔ لیکن پھر بھی وہ وقت نکال کر کوئی نہ کوئی تبلیغی موقعہ پیدا کرتے رہتے ہیں ۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں بھی انہوں نے دو ایسے تبلیغی مواقع پیدا کر کے مجھے وہاں آنے کی دعوت دی ۔ کمپالہ میں ایک ایجوکیشن اور لیبر سیمینار حکومت یوگنڈا کے ماتحت منعقد ہوا ۔ جس میں مختلف ملکوں کے وفود آئے ۔ مکرم چوہدری صاحب نے اس سیمینار میں شریک ہونے والے پاکستانی ۔ اردنی اور مصری وفود کے ارکان کو مشن میں چائے پر بلایا جس میں خاکسار جنجہ سے بغرض شرکت وہاں گیا ۔ مسجد کے صحن میں ہم نے ان احباب کو چائے وغیرہ پیش کی ۔ اور اس کے بعد ان سب کو ہم نے اپنا سواحیلی لوگنڈی ۔ انگریزی ۔ عربی ۔ فرانسیسی اور اردو لٹریچر دکھایا جو بڑے قرینے سے میزوں پر لگا کر رکھا گیا تھا ۔ خاکسار نے سب احباب کو اپنے مشن کی غرض و غایت اور کام سے آگاہ کیا ۔ ان سب نے ہماری مساعی کی بہت تعریف کی ۔ اور ہر ایک نے کچھ نہ کچھ لٹریچر حاصل کیا ۔ مصری وفد کے ایک رکن نے ہماری کتاب English traced to Arabic مصر میں اس موضوع پر ریسرچ کرنے والے ایک پروفیسر کے لئے حاصل کی ۔ بعد ازاں ہم نے انہیں اپنا سیکنڈری سکول دکھایا ۔ جس سے انہیں اور بھی بہت خوشی ہوئی ۔

دوسری تبلیغی موقعہ جو چوہدری محمود احمد صاحب نے کمپالہ میں پیدا کیا ۔ وہ کمپالہ میں ایک بین الاقوامی سوشل سیمینار کے بعض ارکان کو مشن میں بلانے کا تھا ۔ اس موقعہ پر ماریشس اور سوڈان کے نمائندے ہی مشن میں آسکے ۔ باقی ارکان بعض اور مجبوریوں کے باعث نہ آسکے ۔ بہرحال ان دونوں وفود کے ارکان کو بھی ہم نے حسب دستور اپنا لٹریچر اور سکول دکھایا جس سے یہ بہت خوش ہوئے اور سوڈانی نمائندے نے متعدد کتب بڑے شوق سے لیں اور منن الرحمٰن کا انگریزی ترجمہ پیش کرتے ہوئے جب بتلایا کہ اس کتاب کی غرض و غایت عربی زبان کو اُم الالسنہ ثابت کرنا ہے ۔ تو اس نے اسے بھی بہت شوق سے قبول کیا ۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے مشن کو پہلی دفعہ ہمہ اشاعت و تبلیغ اسلام کا ایک نادر موقعہ ہاتھ آیا ۔ حکومت یوگنڈا نے جنجہ میں ایک سرکاری زرعی اور تجارتی شو لگایا ۔ اس موقعہ پر احباب جماعت کے مشورہ سے خاکسار نے اس میں مشن کا ایک سٹال لگانے کا فیصلہ کیا ۔ اور D.C. سے دو دفعہ ملاقات کر کے اس سٹال کو ۱۵۰ سو شلنگ کی بجائے صرف ۲۵ سو شلنگ کی رعایتی قیمت پر حاصل کیا ۔ چونکہ یہ پہلا موقعہ تھا ۔ اس لئے اس سٹال کے لئے آیات قرآنیہ کلمہ طیبہ اور دیگر کپڑے کے قطعات خاکسار کی اہلیہ مبشرہ بیگم نے دو تین دن لگا کر بڑی محنت سے زرعی سے تیار کئے جو نہایت ہی دیدہ زیب بن گئے ۔ اس سٹال کے انتظام کے لئے خاکسار نے مکرم محمد شفیق صاحب قیصر کو دو دن پہلے ہی مساکہ سے بلا لیا تھا جنہوں نے ۲ دن خوب محنت سے اس غرض کو انجام دیا ۔ شو کے افتتاح کے دن خاص طور پر سٹال کا کام کروایا ۔ (؟) اور ہمارے مقامی مبلغین کو بھی اس غرض کے لئے بلایا گیا تھا ۔ یہ شو تین دن رہا اور اس دوران میں ہزارہا عیسائی اور بعض سکھ اور ہندو بھی ہمارے سٹال پر آئے ۔ تین دنوں میں ... شلنگ کی کتب ہم نے فروخت کیں اور لوگنڈی اور انگریزی زبان میں ہزارہا اشتہار ہم نے تقسیم کئے ۔ اس موقعہ پر ہم نے اپنے سٹال میں ایک لاؤڈ سپیکر بھی لگا رکھا تھا ۔ جس پر بار بار اعلانوں کے علاوہ ہمارے مقامی مبلغین نے اس پر سواحیلی اور لوگنڈی زبان میں تقاریر بھی کیں ۔ اس سٹال پر بھاری سامان لے جانے اور اختتام پر واپس لانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام مکرم عبدالحی صاحب بٹ نے کیا ۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء ۔ یہ تجربہ بفضلہ تعالےٰ بہت کامیاب رہا ہے اس لئے ارادہ ہے کہ اس قسم کے حکومتی میلوں پر آئندہ بھی سٹال لے کر تبلیغ اسلام کے کام کو وسعت دی جائے ۔

اس شو کے معاً بعد دوسرے روز جنجہ سے چھ میل کے فاصلہ پر کمپالہ کی بڑی شاہراہ پر غیر احمدی مسلمانوں نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کا اہتمام کیا ہوا تھا ۔ اور کوئی دو ہفتہ قبل وہ مجھ سے اس میں تقریر کرنے کا وعدہ لے کر گئے تھے ۔ اس لئے خاکسار احباب جماعت اور مبلغین کے ساتھ وہاں گیا ۔ اور کئی سو افراد کے اس اجتماع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بوقت ہجرت ظاہر ہونے والے معجزات پر تقریر کی ۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کو یہ خوشخبری دی کہ احمدیہ مشن نے پہلی دفعہ ان کی زبان لوگنڈی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر ایک کتاب شائع کر دی ہے ۔ اور وہ اس جلسہ پر فروخت ہو رہی ہے ۔ اپنی تقریر کے بعد خاکسار نے اس کتاب کا ایک نسخہ اس موقعہ کے معزز مہمان کو جو یوگنڈا مسلم کمیونٹی کا صدر بھی تھا بطور تحفہ پیش کیا جس سے وہ بہت خوش ہوا ۔ اس جلسہ پر ہمارے زیر تربیت معلمین نے اور مقامی مبلغین نے ... شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا ۔

یوگنڈا میں پوپ پال ششم کی آمد پر اسے تبلیغ اسلام کرنے کا شرف بھی صرف ہماری جماعت کو ہی حاصل ہوا ۔ ہماری جماعت کے وفد نے جس میں مکرم ڈاکٹر لال دین احمد صاحب ، مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب شامل تھے ، اسے جماعت کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن مجید پیش کیا ۔ جسے پوپ صاحب نے بڑے احترام سے قبول کیا ۔ اور بعد ازاں وفد کی موجودگی میں انگریزی زبان میں ایک تقریر بھی پڑھ کر سنائی ۔ جو پہلے سے تیار شدہ تھی ۔ اس میں انہوں نے مسلمانوں کے ان شہداء کی طرف بھی اشارہ کیا ۔ جنہوں نے یوگنڈا میں مذہب کی خاطر اپنی جانیں قربان کی تھیں

اور فرمایا کہ ان کے دل میں مذہب اسلام کی بہت عزت ہے وغیرہ۔ اس موقعہ پر جنجہ سے بھی جو اس ملک میں ہمارا مرکز ہے ان کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا جس کے لئے خط و کتابت مکرم عبدالحی صاحب بٹ نے کی۔ پوپ صاحب کو ترجمہ قرآن مجید پیش کرنے کی خبر اس ملک کے سب اخباروں میں فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی۔ اور نیروبی کے اخبار ڈیلی نیشن نے بھی اسے شائع کیا۔ پوپ صاحب کی آمد کی ظاہری وجہ تو عیسائیت کے ان اولین شہداء کے مزار کو برکت دینا تھا۔ جو اس ملک میں عیسائی تاریخ کی رو سے اپنے مذہب کی خاطر مارے گئے تھے۔ لیکن دراصل ان کے دورے کا اصل مقصد عیسائیت کو تقویت دینا تھا۔ چونکہ اب افریقہ میں دن بدن روبزوال ہے اور عیسائی پادریوں کو یہ فکر کھائے جا رہا ہے۔ پوپ صاحب کی آمد سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ شاید کم از کم دس بارہ لاکھ آدمی ان کی زیارت کے لئے آئے گا اور اگرچہ سرکاری طور پر کوئی اعداد و شمار شائع نہیں ہوئے تاہم یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ زائرین کی تعداد شاید بڑی مشکل سے ایک لاکھ کے لگ بھگ ہوگی اور بعض کا خیال ہے کہ زائرین کی تعداد ۵۰ ہزار سے زیادہ ہرگز نہ تھی۔ اور حکومت نے جو عارضی مکان اور جھونپڑے اس غرض کے لئے تیار کئے تھے ان کی ایک بہت بڑی تعداد خالی پڑی رہی اور اس طرح ہزاروں روپے کی رقم مفت میں ضائع ہوئی۔ بہرحال پوپ صاحب دو روزہ قیام کے بعد واپس روم تشریف لے گئے۔

تقاریر

تبلیغ کا ایک اور ذریعہ پبلک لیکچر

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵ لیکچروں کا موقعہ ملا۔ جن میں سے دو کالجوں میں اور ایک ایک سینئر سیکنڈری سکول میں دیا گیا۔ خاکسار نے اس عرصہ میں جنجہ سے پونے دو سو میل اور سوا تین سو میل دور دو مقامات یعنی سروٹی اور گلو شہروں کے دورہ کا پروگرام بنایا۔ سب سے پہلے خاکسار سروٹی پہنچا، جہاں ایک سرکاری کالج بنام Teso College ہے۔ اس کالج کی دو آخری کلاسوں میں ایک روز رات کے آٹھ بجے خاکسار نے Islam in this Modern Age کے موضوع پر ایک گھنٹہ سے زائد لیکچر دیا۔ اور بعد ازاں پون گھنٹہ کے قریب مختلف سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ لیکچر جس کمرے میں دیا گیا وہ طلباء سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور اس لیکچر میں سکول کا پرنسپل اور اسسٹنٹ پرنسپل دونوں موجود تھے۔ پرنسپل جو افریقن تھا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد چلا گیا۔ لیکن اسسٹنٹ پرنسپل جو انگریز تھا وہ تمام عرصہ بیٹھا رہا۔ اور لیکچر کے اختتام پر ایک سوال کے وقت اس نے کہا It was a very astute lecture یعنی یہ لیکچر بڑا دانشمندانہ تھا۔ میرے اس لیکچر کی صدارت مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر نے کی۔ اور اس نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا کہ یہ لیکچر نہایت بلند پایہ ہے۔ سوالات کے اختتام پر اس کالج کی لائبریری کے لئے اسلامی کتب کا ایک سیٹ جو تقریباً ۱۹ کتب پر مشتمل تھا۔ اور جس میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ لائف آف محمدؐ۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور دیگر کتب تھیں کالج کو بطور تحفہ پیش کیا گیا جو بڑی خوشی سے وصول کیا گیا۔ اور اس کے لئے مشن کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ان کتب کی کل قیمت کی ادائیگی اور اس لیکچر کا انتظام مکرم محمد ابراہیم صاحب کھوکھر ابن مکرم غلام حیدر صاحب کھوکھر آف سروٹی نے کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

دوسرا لیکچر خاکسار نے گورنمنٹ سینیر سیکنڈری سکول سروٹی میں دیا۔ جس کے لئے میں اور ہمارے مخلص احمدی بھائی مکرم عبدالغنی ہمایوں صاحب دونوں یوروپین ہیڈ ماسٹر کو ملے چونکہ ہم سے پہلے یہ ہیڈ ماسٹر عیسائی پادریوں کو عیسائیت کے متعلق اپنے سکول میں تقریر کرنے کی اجازت دے چکا تھا۔ اس لئے ہمیں اجازت بھی دینی پڑی۔ میں اور مکرم ہمایوں صاحب دونوں ہی عیسائی وفد کے لیکچر میں شامل ہوئے اور بعد ازاں ہمایوں صاحب نے ان سے بائیبل کے کلام اللہ ہونے کے متعلق سوال کیا۔ لیکن یہ اس کے جواب سے بالکل عاجز پائے گئے۔ کیونکہ اغلباً ان کی زندگی میں یہ پہلا واقعہ تھا۔ کہ ان سے کسی نے یہ پوچھا ہو کہ کیا بائیبل خود بھی اپنے متعلق کلام اللہ ہونے کا دعوے کرتی ہے کہ نہیں بہ ان کی لاچاری کے پیش نظر ہیڈ ماسٹر صاحب نے جلد معاملہ ختم کرا دیا۔

دوسرے روز خاکسار نے اس سکول کے سینیر طلبہ کے سامنے "اسلام کی تعلیمات" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اس جلسہ کی صدارت سکول کے کیتھولک پادری نے کی جس کو طبعاً میرا لیکچر پسند نہ آیا۔ اس لئے لیکچر کے اختتام پر اس نے از خود ہی میرے لیکچر کے متعلق جوابات دینے شروع کر دیئے۔ حالانکہ سوال و جواب کا حق صرف طلبہ کو تھا۔ اس کے اس رویہ سے متاثر ہو کر بعض عیسائی طلباء نے کچھ غیر متعلق سوالات بھی کئے۔ جس پر خاکسار نے لیکچر سے متعلقہ سوالات کا مناسب جواب تو وہاں دے دیا۔ اور غیر متعلقہ سوالات کے متعلق ان کو کہا کہ وہ مجھے مکرم ہمایوں صاحب کے مکان پر آ کر ملیں۔

تیسرا لیکچر خاکسار نے گلو میں Sir Samuel Baker High school کے بہت ہی وسیع ہال میں دیا۔ جس کے لئے اس سکول کے کینیڈین پرنسپل سے مکرم سید امتیاز احمد شاہ صاحب اور خاکسار نے ملاقات کی تھی۔ اس نے طلبہ میں اس لیکچر کے اعلان کرنے کا وعدہ کیا اور فی الواقعہ ایسا کیا بھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسے کچھ غلط فہمی ہوئی تھی۔ جس کے باعث لیکچر میں غریب مسلمان طلباء ہی شریک ہوئے بہرحال چونکہ اس غلط فہمی کی اصلاح کا اب وقت نہ تھا۔ اس لئے مسلمان طلباء میں ہی میں نے اسلام کے متعلق ایسے رنگ میں لیکچر دیا جس سے انہیں اپنے مذہب پر فخر محسوس ہونے لگے۔ اور وہ سر اونچا کر کے پھر سکیں۔ نہ کہ احساس کمتری سے وہ سر کو جھکائے رکھیں۔ مسلم طلبہ نے اس لیکچر کو بہت پسند کیا۔ اور پھر بھی لیکچر دینے کی درخواست کی۔ ہمارے کتابچوں کو انہوں نے بڑے ذوق و شوق سے لیا۔ اور لٹریچر خریدنے کا وعدہ کیا۔

اوپر ان لیکچروں کا ذکر کیا گیا ہے جو براہ راست تبلیغ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس کے علاوہ خاکسار کو اس عرصہ میں دو ایسے لیکچروں کا موقعہ بھی ملا۔ جن کا مقصد اسلام کی مفاہمت کے لئے راستہ ہموار کرنا اور اور اسلامی رواداری کو پھیلانا ہے۔ یہ دونوں لیکچر خاکسار کو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ۵۰۰ سالہ برسی کے ضمن میں سکھ قوم میں دینے کا موقعہ ملا۔ پہلا لیکچر خاکسار نے سکھوں کی درخواست پر ان کے جنجہ کے گوردوارہ میں دیا۔ جس سے سکھ دوستوں کو بہت خوشی ہوئی۔ اور انہوں نے دوبارہ بھی اس قسم کے لیکچر دینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اسی قسم کا دوسرا لیکچر خاکسار نے جنجہ سے ۸ میل باہر مھوانی اسٹیٹ کے وسیع لیکچر ہال میں دیا۔ اس میں ہندو اور سکھ دونوں شامل تھے۔ ہر دو لیکچروں میں خاکسار نے بابا صاحب کی توحید پرستی اور مسلمان بزرگوں سے قلبی تعلقات اور قریبی روابط کا وضاحت سے ذکر کیا جس کو جلسہ کے منتظمین نے بہت سراہا۔ اور ایک سکھ نے کہا کہ فی الواقعہ جماعت احمدیہ اپنی رواداری اور تعلق کی بنا پر سکھوں کے زیادہ قریب ہے اور ہم اس تعلق کی بہت قدر کرتے ہیں۔ میرے موخرالذکر لیکچر میں سکھوں کے مشہور مورخ اور ہندوستان کے بمبئی سے شائع ہونے والے مشہور اخبار Illustrated Weekly کے ایڈیٹر سردار خوشونت سنگھ بھی شامل تھے۔ جن کے اعزاز میں سکھوں نے بعد ازاں یہاں کے بڑے ہوٹل Crested Crane میں ایک ٹی پارٹی دی۔ اور خاکسار کو بھی مدعو کیا اور میرا تعارف اس سکھ مورخ اور انڈیا کے ہائی کمشنر سے کرایا۔

ایک اور لیکچر خاکسار نے ایک گورنمنٹ پرائمری سکول کے عیسائی ہیڈ ماسٹر کی درخواست پر اس کے سب طلباء کے سامنے دیا۔ جس میں خاکسار نے ان طلباء کو مذہب اخلاق اور علم کے متعلق نصائح کیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اس لیکچر سے بہت خوش ہوئے اور پھر بھی آنے کی درخواست کی۔ خاکسار نے سکول کو کتاب لائف آف محمدؐ لوگنڈا زبان میں بطور تحفہ پیش کی۔ جسے ہیڈ ماسٹر صاحب نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اور اس کتاب کا انگریزی نسخہ حاصل کرنے کی درخواست کی۔ جو اسے بھجوا دیا گیا ہے۔ (باقی)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

جو لجنات ہمیں چیکوں کے ذریعہ چندہ بھجواتی ہیں۔ ان میں سے بعض لجنات صرف چیک بھجوا دیتی ہیں ساتھ کسی قسم کی تفصیل منسلک نہیں ہوتی۔ اس طرح وہ رقوم بلا تفصیل جمع ہو جاتی ہیں۔ اور ہمیں ان کی تفصیل بعد میں منگوانی پڑتی ہے۔ جس سے رقوم کے اندراج میں خواہ مخواہ کی دیر ہو جاتی ہے۔ چیک کے ساتھ ہی تفصیل کا آنا ضروری ہے۔ اسی طرح منی آرڈر بھجواتے وقت بھی بعض لجنات کوپن پر تفصیل نہیں لکھتیں۔ ہر چندہ کے ساتھ تفصیل آئے تو اس رقم کا اندراج فوری طور پر ہو جانے سے حسابات درست رہ سکتے ہیں۔

(دفتر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد)

منافقین ازروئے قرآن کریم

از مکرم طارق محمود صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

(قسط نمبر ۳)

۱۶۔ راہ خدا سے روکنا

منافقین کی ایک یہ علامت بھی ہے کہ لوگوں کو طرح طرح کے حیلے بہانے بنا کر اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس طرح اللہ کے دین کے لئے نقصان دہ بنتے ہیں منافقین کی اس علامت کی طرف سورۃ المنافقون میں اس طرح اشارہ فرمایا گیا ہے :۔

فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

(منافقون آیت ۳)

ترجمہ :۔ پس وہ اللہ کے رستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

۱۷۔ جھوٹی قسمیں کھانیوالا

منافقین اپنی شرارتوں کی سزا سے بچنے کے لئے۔ جھوٹی قسمیں کھاتے اور جھوٹے بہانے بناتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے :۔

اِتَّخَذُوا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

ترجمہ :۔ انہوں نے اپنی قسموں کو (تیری گرفت سے بچنے کے لئے) ڈھال بنا لیا ہے۔

۱۸۔ اصل دشمن

منافقین اللہ۔ اس کے رسول اور اس کے دین کے اصل دشمن ہیں۔ منافقین ہمیشہ دین کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے اصل دشمن ہونے اور ان کی سازشوں سے ہوشیار رہنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ

(منافقون آیت ۵)

ترجمہ :۔ وہی اصل دشمن ہیں۔ پس تو ان سے ہوشیار رہ

۱۹۔ متکبّر

منافقین تکبر کی مرض میں مبتلا ہیں اور اپنے غرور اور تکبر ہی کی وجہ سے راہ حق سے سرگردانی کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اس بات پر اکساتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ"

(منافقون آیت ۶)

ترجمہ :۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ! اللہ کا رسول تمہارے لئے استغفار کرے تو وہ اپنے سر (تکبر اور انکار سے) پھیر لیتے ہیں۔ اور تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ راہ حق سے لوگوں کو پھراتے ہیں۔ اور وہ تکبر کی مرض میں مبتلا ہیں۔

۲۰۔ انفاق فی سبیل اللہ سے منع

منافقین کی آخری نشانی جو میں یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ منافقین لوگوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں تاکہ مسلمان منافقوں سے تنگ آکر دین حق کو خیر باد کہدیں۔ جیسا کہ سورۃ منافقون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا۔

(منافقون آیت ۸)

ترجمہ :۔ یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے پاس جو لوگ رہتے ہیں۔ اُن پر خرچ نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ (فاقوں سے تنگ آکر) بھاگ جائیں

منافقین کا انجام

جس قسم کے منافقین کے جرائم ہیں۔ انہی کے موافق اُن کو بدلہ دیا جائے گا۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر ان کے انجام کے متعلق بتایا گیا ہے۔ چنانچہ خاکسار ان میں سے چند ایک کو بیان تحریر کر دینا مناسب سمجھتا ہے۔

(۱) خدا کی لعنت

منافقین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے اور ان کی دینی سوجھ بوجھ زائل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ"

(محمد آیت ۲۴)

ترجمہ :۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو بہرہ کر دیا ہے۔ اور ان کی آنکھوں کی بینائی ضائع کر دی ہے۔

(۲) منافقین کو نہ دنیاوی فائدہ ہی ہوگا اور نہ ہی وہ ہدایت پائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ص فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

(البقرہ آیت ۱۷)

ترجمہ :۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو اختیار کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو انہیں دنیوی فائدہ پہنچا اور نہ انہوں نے ہدایت پائی۔

(۳) منافقین کے ٹھٹھے کی سزا

اللہ تعالیٰ منافقین کو اُن کے اُس ٹھٹھے کی سزا دے گا جو وہ مومنین سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ۔"

(البقرہ آیت ۱۶)

ترجمہ :۔ اللہ انہیں (ان کی) ہنسی کی سزا دے گا۔ اور انہیں اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دے گا۔

۴۔ منافقین کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا :۔

"لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا"

(النساء آیت ۱۴۶)

ترجمہ :۔ اور تو ہرگز (کسی کو) اُن کا مددگار نہیں پائے گا۔

۵۔ منافقین کی موت کافر ہونے کی حالت میں آئے گی۔ جیسا کہ سورۃ توبہ میں مذکور ہے

"وَاَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كٰفِرُونَ۔" (التوبہ ۱۲۵)

ترجمہ :۔ اور جن کے دل میں بیماری ہے اس (سورۃ) نے اُن کے (پہلے) گند پر اور گند چڑھا دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایسی حالت میں مریں گے کہ وہ کافر ہوں گے۔

۶۔ منافق کی بخشش نہ ہوگی

منافقین کو ان کے کئے کی سزا ضرور ملے گی اور ان کی بخشش ہرگز نہ ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

"اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔" (التوبہ ۸۰)

ترجمہ :۔ تو ان کے لئے استغفار کر یا نہ کر (ان کے لئے برابر ہے) اگر تو ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کرے گا۔ تو اللہ ان کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

دوسری جگہ ان مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے

"سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ" (المنافقون آیت ۷)

ترجمہ :۔ تو ان کے لئے استغفار کرے یا استغفار نہ کرے ان کے حق میں سب برابر ہے۔ کیونکہ اللہ اُن کو کبھی معاف نہیں کریگا (سوائے اس کے کہ وہ خود توبہ کر لیں)

۷۔ دردناک عذاب :۔

منافقین کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے جیسا کہ فرمایا :۔

"وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ" (البقرہ آیت ۱۱)

ترجمہ :۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے

۸۔ منافقین کا ٹھکانا ۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اِنَّ الْمُنٰفِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ" (النساء آیت ۱۴۶) ترجمہ :۔ منافق یقیناً جہنم کی گہرائی کے سب سے نچلے حصے میں ہوں گے۔ وآخر دعوانا ...

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے (ناظر بیت المال آمد)

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۱/۶/۶۹ تا ۱۵/۱/۷۰)

(۳)

۸۲ ـ بیگم میجر منیر احمد صاحب شہید سیالکوٹ چھاؤنی ۱۰ — ۰۰

۸۳ ـ نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں ۳۰ — ۰۰

۸۴ ـ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب سعودی عرب ۲۰ — ۰۰

۸۵ ـ بیگم صاحبہ ناصر احمد صاحب قریشی دار الرحمت وسطی ربوہ ۱۰ — ۰۰

۸۶ ـ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی ربوہ ۱۰ — ۰۰

۸۷ ـ ناصر احمد صاحب چوہدری امریکن لائف انشورنس کمپنی لائلپور ۳۱ — ۰۰

۸۸ ـ عبد القدیر صاحب ۴۷ — ۷۰

۸۹ ـ فضل احمد صاحب افضل آسٹریلیا ۵۰ — ۰۰

۹۰ ـ شیخ احسان علی صاحب ۲۵ — ۰۰

۹۱ ـ صالحہ خاتون صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا ۱۲ — ۰۰

۹۲ ـ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ماریشس ۵۰ — ۰۰

۹۳ ـ شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان کلاتھ مرچنٹ اوکاڑہ ۱۵ — ۰۰

۹۴ ـ سندھ ایگریکلچرل کالج ٹنڈو جام ۵ — ۰۰

۹۵ ـ عبد الواحد صاحب کلاتھ مرچنٹ ملتان ۱۰۰ — ۰۰

۹۶ ـ بیگم ملک عبد العلی صاحب راولپنڈی ۵۰ — ۰۰

۹۷ ـ نسیم ملک صاحبہ ۱/۲ ملک عبد الرشید صاحب راولپنڈی ۱۰ — ۰۰

۹۸ ـ عبد الرشید صاحب میلا رام روڈ لاہور ۱۰ — ۰۰

۹۹ ـ بیگم چوہدری محمد شریف صاحب دار الرحمت ساہیوال ۱۰ — ۰۰

۱۰۰ ـ خانسہ صالحہ صاحبہ دار الرحمت ربوہ ۲۵ — ۰۰

۱۰۱ ـ حمید اللہ ملک صاحب کھاد فیکٹری ملتان ۱۰ — ۰۰

۱۰۲ ـ میجر ڈاکٹر منیر احمد خالد صاحب ویٹرنٹ ڈپو سرگودہا ۱۰ — ۰۰

۱۰۳ ـ بیگم میجر سید محمود احمد شاہ بخاری کراچی ۲۵ — ۰۰

۱۰۴ ـ سلمان اختر صاحب لاہور ۱۵ — ۰۰

۱۰۵ ـ بیگم صاحبہ ڈاکٹر احسان الحق صاحب لاہور ۱۵ — ۰۰

۱۰۶ ـ مسعود احمد خورشید صاحب کراچی ۱۰۰ — ۰۰

۱۰۷ ـ بیگم صاحبہ کرنل محمود احمد صاحب ۱۰ — ۰۰

۱۰۸ ـ رشیدہ بیگم صاحبہ گوجرانوالہ ۱۰ — ۰۰

۱۰۹ ـ ایم عثمان صاحب ناظم آباد کراچی ۱۰۰ — ۰۰

۱۱۰ ـ حمید الدین باجوہ صاحب کاکول ۱۰ — ۰۰

۱۱۱ ـ خلیفہ عبد الرحمان صاحب کوئٹہ ۲۵ — ۰۰

۱۱۲ ـ مبارکہ بیگم ملکہ صاحبہ پشاور روڈ راولپنڈی ۵۰ — ۰۰

۱۱۳ ـ بی ڈی سلیم صاحب حسن ابدال ۱۰ — ۰۰

۱۱۴ ـ مسز حفیظ احمد صاحب حسن آباد ۲۰ — ۰۰

۱۱۵ ـ محمود احمد صاحب سنوری آف کوئٹہ ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب ۱۰۰ — ۰۰

۱۱۶ ـ راشدہ بنت الحاج مسعود احمد خورشید کراچی ۱۰ — ۰۰

۱۱۷ ـ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد اللطیف قریشی صاحب ربوہ ۱۰ — ۰۰

۱۱۸ ـ کرنل اعجاز ربانی صاحب ملیر کینٹ کراچی ۱۰۰ — ۰۰

۱۱۹ ـ ڈاکٹر احسان الحق صاحب اٹک آئل کمپنی ضلع کیمبلپور ۲۰ — ۰۰

۱۲۰ ـ فقیر محمد صاحب ایجنسی ہسپتال سکردو ۱۵ — ۰۰

۱۲۱ ـ رضیہ بیگم صاحبہ ساہیوال ۵۵ — ۰۰

۱۲۲ ـ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ از لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ ۳۶ — ۷۵

۱۲۳ ـ سکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ جہلم از احباب جماعت ۸۰ — ۵۰

۱۲۴ ـ آصفہ آمنہ بنت محمد حبیب خان صاحب کوئٹہ ۲۴ — ۰۰

۱۲۵ ـ ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب کوئٹہ ۴۰ — ۰۰

۱۲۶ ـ احباب جماعت احمدیہ مظفر گڑھ بذریعہ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب ۴۰ — ۰۰

(باقی)

تعمیر مساجد ممالک بیرون اور جماعت احمدیہ کا فرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے۔ جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے"!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے ایک نہایت مبارک لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے۔ یہ بات نہایت وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر ہماری جماعت کے تمام افراد اس لائحہ عمل کو اپنا لیں تو حضرت المصلح الموعودؓ کی پاکیزہ خواہش کے مطابق تھوڑے عرصہ میں ہی دنیا کے مختلف ممالک میں کثیر تعداد میں مساجد تعمیر کی جاسکتی ہیں۔ لہٰذا تمام عہدیداران جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ خود بھی اور دیگر احباب جماعت کو بھی اس لائحہ عمل میں شامل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضلعوار مقابلہ

پندرہ تبلیغ / فروری تک تمام مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل کوائف کی رپورٹس منگوائی جارہی ہیں۔ ۱ـ کل تعداد اطفال ۲ـ تعداد اطفال جنہوں نے وقف جدید کا وعدہ کیا ۳ـ کل رقم وعدہ جات ۴ـ کل وصولی۔

ضلعوار مقابلہ میں اس امر کو ملحوظ رکھا جائیگا کہ نسبتاً کس ضلع سے زیادہ مجالس نے نسبتاً زیادہ اطفال کو وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل کیا ہے۔ نتیجے کا اعلان امان / مارچ کے شروع میں اخبار میں شائع ہوجائے گا۔ اسلئے تمام ناظمین اطفال اپنے اپنے ضلع کو کامیاب بنانے کے لئے فاستبقوا الخیرات کی روح سے پوری پوری کوشش کریں۔

(سیکرٹری وقف جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ مستری راج ولی صاحب محلہ دار الیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مستری غلام محمد صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن دولیال ضلع جہلم بتاریخ ۴/۱۲/۶۷ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام ایک کنال اراضی قطعہ ۳۳ محلہ باب الابواب ربوہ میں الاٹ ہے۔ مسماۃ ہیں اور میرا بھائی محمد دین صاحب صوبیدار میجر ریٹائرڈ جائز وارث ہیں۔ ہمارے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔

لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ اراضی ہم دونوں بہن بھائی کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اس درخواست پر مکرم محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی فضل احمد افضل M.Sc. جو آسٹریلیا میں P.H.D کر رہے ہیں کی اہلیہ صاحبہ پندرہ دن سے آسٹریلیا میں بیمار ہیں۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کی اہلیہ صاحبہ کو نمایاں صحت عطا فرمائے۔ نیز برادرم فضل احمد کو بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور سب خیریت سے پاکستان واپس آئیں۔ آمین ثم آمین

(غلام احمد میاں سٹینوگرافر محکمہ انہار لائل پور)

نفسیات

[redacted]

کوئی قابل قدر مقصد پیش نظر رکھیے

کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے پیش نظر کوئی مقصد ہو اور وہ مقصد صحیح معنوں میں اس قابل بھی ہو کہ اس کے حصول کے لئے کوشش کی جائے۔ جب کوئی شخص کہیں جانے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اسے کس سمت چلنا ہے اور چل کر کیا مقصد حاصل کرنا ہے۔ بے سوچے سمجھے اور بے مقصد یونہی چل دینے والا انسان کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ کوئی کارخانہ دار جب کسی کارخانے کی تعمیر کا ارادہ کرتا ہے تو مصنوعات کے عین مطابق اس کی تعمیر کرتا ہے اور اپنی ضروریات کے پیش نظر سات آٹھ منزلوں کا کارخانہ بنا لیتا ہے کہ محض ایک ہی منزل پر اکتفا کر لیتا ہے وہ یہ سب کچھ اپنی مصنوعات کے پیش نظر کرتا ہے

یہی حال ہماری زندگی کا ہے۔ اگر ہم زندگی میں کامیاب ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہونا چاہیئے بلکہ طے کر لینا چاہیئے کہ ہمیں زندگی کے کس میدان میں کامیابی کا حصول مقصود ہے اس کے بغیر اعلیٰ تعمیری ذہن پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ زندگی میں کوئی نمایاں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

ہمارے اکثر نوجوان بزعم خود اپنے مقصد کے لئے بہت بے تاب ہوتے ہیں انہیں کچھ بننے اور کچھ کرنے کی بڑی لگن ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس صرف خواہشات کا ذخیرہ ہوتا ہے جو انہیں خود فریبی میں مبتلا تو کر سکتا ہے لیکن کسی مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ وہ جانتے ہی نہیں کہ انہیں کیا بننا ہے اور کیا کرنا ہے ان کے پیش نظر کوئی خاص مقصد ہوتا ہی نہیں اور کسی واضح مقصد کے بغیر اور قوت ارادی کے بنا سچی لگن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ خواہشات تو ہر قسم کی ہوتی ہیں واضح خواہشات کے تیئں حصول کے لئے کمربستہ ہونا الگ بات ہے اور اس کے لئے خاص قوت ارادی کی ضرورت

بھی پیش آتی ہے یونہی بستر میں پڑے پڑے سوچتے رہنا کہ ہم بھی دوسروں کی طرح خوش کیوں نہیں۔ ہمارے پاس بھی اتنا روپیہ کیوں نہیں جتنا دوسروں کے پاس ہے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا ہاں ذہن میں ایسے سوالات کا پیدا ہونا کوئی بری بات نہیں خواہشات کی مثال بیج کی سی ہے کیونکہ کامیاب انسان کے مستقبل کی ابتدا خواہشات سے ہوتی ہے لیکن محض خواہشات کسی کام نہیں آ سکتیں۔ صرف خواہشات سے روپیہ پیدا نہیں کیا جا سکتا بیج کی قیمت تب تک نہیں بنتی جب تک اسے بویا نہ جائے۔ اسی طرح خواہشات کی قیمت تب تک کچھ نہیں ہوتی جب تک ان خواہشات کی روشنی میں اپنے ذہن میں کوئی واضح اور غیر مبہم مقصد نہ بٹھا لیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے قوت ارادی، مناسب مطالعہ مسلسل کام اور اصلاح سے پیدا کی جا سکتی ہے مگر پہلے مقصد کا تعین ضروری ہے اور یہ شرط بیس برس کے نوجوان کے لئے بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی ساٹھ سالہ کردار کی ترقی کے لئے جب کوئی نوجوان کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور اسے پایہ تکمیل کو پہنچا لیتا ہے تو اس کی قوت ارادی پہلے سے مضبوط ہو جاتی ہے اس کے ذہن میں خود اعتمادی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اور خود فریبی اور مایوسی کے احساسات از خود اس کے ذہن سے خارج ہونے لگتے ہیں جب کوئی شخص کچھ کرنے اور کچھ بننے کا تہیہ کر لیتا ہے تو اس کے اندر ایک خاص لگن پیدا ہو جاتی ہے جس کی موجودگی میں وہ جو بھی ارادہ کرتا ہے اس کی تکمیل بھی کر لیتا ہے اسکی خواہشات تجاویز کا روپ دھارنے لگتی ہیں وہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کے اندر بہت کچھ کرنے کی اہلیت موجود ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو سراہنے لگتا ہے اور

خود اعتمادی کے سامنے مشکل سے مشکل کام کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ سمجھنے کی بات یہی ہے کہ تنہا خواہشات سے نہ تو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ خوشی مل سکتی ہے البتہ ناکامی کی صورت میں ایسی خواہشات ناخوشی کا باعث ضرور بنتی ہیں دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے ہر وہ چیز حاصل کر لی جس کی اس نے خواہش کی۔ لیکن اکثر و بیشتر قوت ارادی اور مستقل مزاجی سے اپنی خواہشات کو حقیقت کے روپ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

جب تک کوئی واضح مقصد نہ بن جائے خواہشات انسان کو پریشان رکھتی ہیں۔ اور احساس کمتری میں مبتلا کرتی ہیں وہ بے چینی کے عالم میں پیشے بدلتا ہے ملازمتیں تبدیل کرتا ہے اور ایک وقت آتا ہے جب ہر چیز سے اکتاہٹ محسوس کرنے لگتا ہے جو شخص وقتی مشکلات سے گھبرا کر پیشے اور ملازمتیں بدلتا ہے وہ بالآخر کچھ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے سامنے واضح مقصد نہیں ہوتا۔ وہ نہیں جانتا کہ زندگی کے کس میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنی چاہیئے وہ نہیں سمجھتا کہ اسے اپنی تمام تر توجہ اسی کام پر مبذول رکھنی چاہیئے جس کے بارے میں وہ کچھ جانتا ہے اور جس کی خاطر وہ کچھ مشکلات برداشت

کرنے کو بھی تیار ہے کسی ایک پیشے یا ملازمت سے اکتاہٹ پیدا ہونے لگے تو اس میں تبدیلی کی بجائے اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے کہ مناسب اصلاح اور مسلسل جدوجہد سے اسی پیشے میں نام پیدا کیا جا سکتا ہے جب ہم اکتاہٹ محسوس کرنے ہیں تو قصور پیشے یا ملازمت کا نہیں ہمارا اپنا ہوتا ہے جب ہم کسی کام کو محض مشینی انداز میں کرنے لگیں اور سیکھنے سمجھنے اور ذہنی تعمیر کی مسلسل کوشش ترک کر دیں تو اکتاہٹ اور بیزاری کی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے اور ہم سست پڑ جاتے ہیں اگر اکتاہٹ اور بیزاری کے اس عالم میں ہم کسی کام سے بھی مشکل تر کسی کام کو کرنے کے لئے آمادہ ہوں تو تبدیلی کی یہ خواہش اچھی علامت ہے مگر عموماً یہی بہتر ہوتا ہے کہ جو کچھ جانتے ہیں اسی سے وابستہ رہیں

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے "

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

احمدی شعراء

اور ادباء کی خدمت میں

ضروری گذارش

زیر تالیف کتاب "ادبائی زریں" کے لئے آپ کے مختصر مگر جامع سوانح حیات اور نمونہ کلام کی ضرورت ہے خود بھی تعاون فرمائیں اور دیگر احباب شعراء و ادباء کے مکمل پتوں سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ سید محمد میاں سلیم شاہجہانپوری سادات منزل۔ مارکیٹ روڈ۔ نوابشاہ

ہمدرد نسواں (جوہر اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق جہڑ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نہایت درجہ کامیاب اکیسویں (۲۱) جلسہ سالانہ کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، محترم جناب وکیل التبشیر، نیز سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے پیغامات

وزراء مملکت، ممبران پارلیمنٹ، پیراماؤنٹ چیفس اور اعلیٰ سرکاری حکام کی شرکت

ملک کے سربرآوردہ حضرات کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی اور تعلیمی خدمات کا اعتراف

فری ٹاؤن۔ (بذریعہ تار) گزشتہ ہفتہ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) کے نہایت کامیاب اکیسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد فری ٹاؤن میں عمل میں آیا۔ سیرالیون کے مختلف علاقوں سے پانچ صد سے زائد احباب نے اس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے اس موقع پر جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب کے نام خصوصی پیغامات ارسال فرمائے علاوہ ازیں سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل اور وزیر اعظم نے بھی پیغامات ارسال کر کے جلسہ کے انعقاد پر مبارک باد دی۔ یہ جملہ پیغامات مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون و مبلغ انچارج احمدیہ مشن نے جلسہ میں پڑھ کر سنائے۔

جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں دور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے احمدی احباب کے علاوہ تین وزراء مملکت تین ممبران پارلیمنٹ، متعدد پیراماؤنٹ چیفس اور بعض اعلیٰ سرکاری افسروں نے بھی شرکت کر کے حاضرین سے خطاب کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی اسلامی اور تعلیمی خدمات پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے وزیر مالیات آنریبل ایم ایس فرنا نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فلاحی سرگرمیوں میں حکومت کی طرف سے مکمل تائید و حمایت کا یقین دلایا آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے مختصر سے عرصہ میں اپنے ممبران کے جذبہ و جوش اور دلی لگن کے طفیل اسلامی تعلیم کو ملک میں پھیلانے اور ہمارے ہزاروں ہم وطنوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے اور اس کے ثمرات سے بہرہ ور کرنے میں عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔ وزیر اطلاعات آنریبل ابراہیم تقی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے اسلامی نظریہ حیات کو فروغ دینے میں بہت اہم خدمت سرانجام دی ہے۔ امید ہے اس کے دور رس نتائج ظاہر ہوں گے اور جوں جوں وقت گزرتا جائے گا اس کی یہ خدمت اسلام کے حق میں زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوتی چلی جائے گی۔ بو کے ریذیڈنٹ منسٹر جناب پرنس ولیم نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کے مفید کاموں کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کرتا رہا ہوں نہ صرف تبلیغ کے میدان میں بلکہ تعلیم کے میدان میں بھی اور ہمارے ملک کی معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے میدان میں بھی جماعت نے بہت اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔ مسٹر موسیٰ آیا سنوسی ڈپٹی پرنسپل بی ای ایم کے بو نگیے پرنسپل ایجوکیشن آفیسر اور مسٹر سنکل کروما نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور احمدیہ مشن کی تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

سکول کے بچوں نے بھی ایک پروگرام میں حصہ لیا اور اس طرح انہوں نے دینی علم اور عربی زبان کی دسترس کا بہت قابل قدر مظاہرہ کیا۔ جلسہ کے ایام میں روزانہ رات کو نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی۔ ملک کے سرکردہ اخبارات نے جلسہ کی روداد پر مشتمل خبریں وسیع پیمانہ پر شائع کیں۔ علاوہ ازیں ریڈیو نے بھی جلسہ کی خبریں نشر کرنے کا خاص اہتمام فرمایا۔

ہفتہ قرآن مجید

یکم امان تا ۷ امان

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کے فیصلہ کی تعمیل میں یکم امان (مارچ) تا ۷ امان (مارچ) تمام جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں روزانہ ہر جماعت میں مختصر اجلاسات منعقد ہوں گے جن میں مقررہ عنوانات پر تقاریر ہوں گی۔

اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کے لئے ایک پمفلٹ "شان قرآن مجید" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات و الفاظ پر مشتمل شائع کر کے امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا ہے جن جماعتوں میں مقررہ عنوانات پر تقاریر کے لئے موزوں احباب نہ مل سکیں وہاں روزانہ اجلاسات میں "شان قرآن مجید" نامی پمفلٹ کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔

امراء کرام و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ میں خصوصیت کے ساتھ ایسے احباب کو جو ابھی قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتے انہیں ناظرہ پڑھانے کا انتظام فرمائیں اور جو ناظرہ جانتے ہیں وہ ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور قرآن مجید کے تمام احکام پر عامل ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس شعر کے عملی مصداق ہوں۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

شعبہ تحریک جدید کے کوائف

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

تحریک جدید کے سالِ رواں کے پہلے چار ماہ گزر چکے ہیں بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ نئے سال کے وعدہ جات کے حصول میں بڑی اچھی رفتار سے کام آگے بڑھا رہی ہیں۔ لیکن مجالس کی ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے۔ جنہوں نے اس اہم کام کی طرف پوری سنجیدگی اور تندہی سے کام شروع نہیں کیا۔ ایسی تمام مجالس کے ذمہ دار عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وعدہ جات کے حصول کے ضمن میں اپنی سرگرمیوں کو منظم کریں اور جلد از جلد وعدہ جات کی فہرست مکمل کر کے شعبہ مرکزیہ کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں ایک سرکلر تمام مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اس سرکلر میں دیئے گئے کوپن کو پُر کر کے شعبہ تحریک جدید کی مساعی کے کوائف زیادہ سے زیادہ ۱۵ امان (مارچ) تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عزیزم انوار احمد صاحب ابن شیخ گلزار احمد صاحب آف لائل پور کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ہادی صدیقہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷